مترجم: غلام مصطفیٰ قاسمی

حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحؒ کی کتاب

المؤسوم بہ

وسیلۃ الغریب الیٰ جناب الحبیبؐ

(فضائل و تاریخ اہلبیت)

دوسری قسط

باب سوم ۳

ان احادیث نبویہ کے بیان میں جو کہ اہل مکرم میں سے بعض معین اشخاص کے حق میں وارد ہوئی ہیں - اس رسالہ میں ایسی ۶۵ احادیث لائی گئی ہیں -

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق احادیث مرویہ کا بیان

حدیث (۱) بخاری، مسلم اور دوسرے محدثین نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے ایام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ بنایا اس پر حضرت علیؓ پیغمبر علیہ السلام کی جدائی کی وجہ سے غمگین ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں - یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؓ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو - کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون، مگر میرے بعد کوئی نبی اور پیغمبر نہیں ہے -

اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت اور گرامی منقبت معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے ان کی تین خلفاء پر افضیلت اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفۂ اول ہونا

ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ بعض روافض کا وہم ہے، اور ایسے اجوبہ کو جن سے روافض کی بنیاد منہدم ہو جائے ایک علیحدہ عربی رسالے میں چھبیس وجوہ کے ساتھ مفصلاً بیان کیا ہے اور اس رسالہ کا نام الحجۃ القویۃ فی مسئالۃ القطع بالا فضلیۃ ہے جو کوئی اسے پڑھے گا یا مطالعہ کرے گا تو اس پر اہل سنت جماعت کے مذہب کی حقیقت کھل جائے گی اور یہاں اختصار کی خاطر ان کے ذکر کو موقوف رکھا گیا۔

حدیث (۲) بخاری، مسلم اور دوسرے محدثین نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ غزوہ خیبر کے دنوں میں سے ایک دن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں اپنے لشکر کا جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر خیبر کی فتح عطا کرے گا۔ اور وہ ایسا شخص ہے کہ خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا رسول اس شخص کو دوست رکھتے ہیں۔ جب رات ہوئی تو سب صحابہ نے یہ تمنا کی کہ فتح کا جھنڈا ان کو عنایت ہو۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے وہ جھنڈا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا اور حق تعالیٰ نے خیبر کو ان کے ہاتھ سے فتح فرمایا۔

ترمذی نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ تمام لوگوں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاری تھیں۔

حدیث (۳) احمد نے ابی الفضل الطفیل سے اور ابوالعلی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز جب آپ نے غدیر خم پر نزول کیا یہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے جس وقت آپ نے حجۃ الوداع سے مدینہ منورہ کی طرف مراجعت فرمائی کہ جس کا میں مولیٰ اور دوست ہوں تو علیؓ بھی اس کا مولیٰ اور دوست ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا: خداوندا! تو اس کو دوست رکھ جس کو علیؓ دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جس کو علیؓ دشمن رکھے۔ اس حدیث میں مولیٰ کا لفظ حدیث کے اخیر لفظ کے قرینے سے محبوب کے معنی میں ہے۔

حدیث (۴) ترمذی اور حاکم نے روایت کی حضرت بریدہ بن خصیب رضی اللہ عنہ سے

اور حاکم نے اس کی تصحیح کی کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے دوستی کرنے کا حکم کیا اور مجھے خبر کی کہ میں بھی ان چار اشخاص کو دوست رکھتا ہوں میں نے دریافت کیا کہ یا رسول یہ چار اشخاص کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔

علیؓ، ابوذرؓ، مقداد اور سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث (۵) احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت حبشیؓ بن جنادہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرے قرض کو علیؓ ہی ادا کرے گا۔

حدیث (۶) ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان مواخات اور برادری قائم کی اور علیؓ اس وقت حاضر نہ تھے پس علیؓ ایسے حال میں آئے کہ آپؓ کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ نے اصحاب کے درمیان ایک دوسرے سے برادری کو قائم کیا اور میری برادری ان میں سے کسی کے ساتھ قائم نہ فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؓ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت میں۔

حدیث (۷) مسلم نے اپنی کتاب صحیح میں حضرت علیؓ سے روایت کی کہ کہا علیؓ نے میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو زمین سے دانے کو اگاتا ہے اور مخلوقات کا خالق ہے کہ میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عہد فرمایا ہے کہ اے علیؓ تجھے دوست نہ رکھے گا مگر مومن و تیرے ساتھ دشمنی نہ رکھے گا مگر منافق۔

حدیث (۸) احمد اور ترمذی نے حضرت جابرؓ سے اور ترمذی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ کہتے تھے کہ ہم انصار منافقوں کو ان کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دشمنی رکھنے سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث اگرچہ صحابی پر موقوف ہے لیکن حدیث مرفوع سے ماخوذ ہے جو پہلے گذر چکی ہے اور نیز اس کا مضمون ایسا ہے کہ اپنی رائے سے معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں غیب کی خبر ہے تب یہ موقوف روایت بھی مرفوع کے حکم میں ہے۔

حدیث (۹) بزار نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ سے اور طبرانی، حاکم، عقیل اور ابن عدی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے اور ترمذی اور حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے و رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس شہر کا دروازہ ہے اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ زائد آئے ہیں کہ جو کوئی علم کو چاہے تو وہ اس کے دروازے سے آئے۔ اس حدیث کی سند حسن ہے صحیح بھی نہیں ہے اور موضوع بھی نہیں ہے اور وہ جو بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ یہ قول غیر صحیح ہے۔

حدیث (۱۰) طبرانی اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

حدیث (۱۱) ابو یعلی اور بزار نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علیؓ کو ایذا پہنچائی پس تحقیق اس نے مجھ کو ایذا پہنچائی۔

حدیث (۱۲) طبرانی نے سند حسن کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علی کو دوست رکھا تحقیق اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے مجھ کو دوست رکھا پس تحقیق اس نے خدا عزوجل کو دوست رکھا اور جس نے علیؓ سے دشمنی رکھی تحقیق اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے مجھ سے دشمنی رکھی تو اس نے خدا تعالیٰ سے دشمنی رکھی۔

حدیث (۱۳) طبرانی نے اپنی کتاب معجم اوسط اور معجم صغیر میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علیؓ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؓ کے ساتھ یہ ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں گے تا آنکہ دونوں میرے پاس میرے حوض کوثر پر حاضر ہوں گے۔

حدیث (۱۴) احمد اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا کہ اے علی دنیا میں سب سے بدبخت تر دو آدمی ہیں ایک شخص سرخ رنگ کا ثمود سے جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی

کے قدم کاٹے تھے اور دوسرا وہ جو تمہارے سر کے تالو پر تلوار مارے گا تا آنکہ تم اس کے خون سے سرخ ہو جاؤ، اور وہ تمھیں قتل کرلے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو لنگڑا بنانے والا پہلے لوگوں میں بدبخت تر ہے اور علیؓ کا قاتل آخری لوگوں میں بدبخت تر ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے کا نام قدار بن سالف تھا۔ اور دوسرے کا نام عبدالرحمٰن بن ملجم ہے اور اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غیب کی چیز کے متعلق خبر دینا اور اس خبر کے مطابق اس کا واقع ہونا یہ آپؐ کا عظیم معجزہ ہے۔

حدیث (۱۵) طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے کراؤں گا۔

حدیث (۱۶) ترمذی اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت تین اشخاص کی طرف مشتاق ہے۔ علی، عمار بن یاسر اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث (۱۷) روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار اشخاص ہیں کہ جن کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہ ہو گی اور ان چار کو مومنوں کے سوا کوئی دوست نہ رکھے گا اور وہ چار یہ ہیں:-

ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث (۱۸) ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ کہا اس نے کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لے آئے آپؐ کے سامنے حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر ہوئے۔ پس آپ نے ان دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ایمان والو! میں تم کو ان دونوں کے حق میں خیر و خوبی کی وصیت کرتا ہوں اور ان کے حق میں جو شخص بھی میری مراعات کے حق کی حفاظت کرے گا تو حق سبحانہ تعالیٰ اس کو نور عطا کرے گا یہاں تک کہ قیامت کے روز اس نور کے ساتھ میرے پاس آئے گا۔

حدیث (۱۹) ابن عدی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مومنوں کا معشوق ہے اور مال منافقوں کا معشوق ہے۔

حدیث (۲۰) ترمذی نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہیں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا دوست ہے۔

حدیث (۲۱) ابو الخیر حاکمی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آئے اور وہاں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت علیؓ نے سلام کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیکر کھڑے ہوئے اور علیؓ سے بغلگیر ہوگئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اپنے داہنی طرف ان کو بٹھایا تب عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپؐ ان کو دوست رکھتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کو میرے دوست رکھنے سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کی ذریت اور اولاد کو اس کی پشت میں کیا ہے اور میری ذریت اور اولاد کو اس کی یعنی علی کرم اللہ وجہہ کی پشت میں کیا ہے۔

حدیث (۲۲) ابوبکر اسماعیلی نے اپنی کتاب معجم میں ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا کہ اے علی! جس نے تیری اطاعت کی پس تحقیق اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی پس تحقیق اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی پس تحقیق اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس تحقیق اس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

حضرت علی رضی اللہ کے فضائل اور مناقب میں دوسری بھی بہت سی اور بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں لیکن اختصار کی خاطر اس پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی فضیلت میں احادیث مرویہ کا بیان

حدیث (۲۴) بخاری اور مسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اسے فاطمہ کیا تم اس پر راضی نہیں ہوتیں کہ تم جملہ مومنوں کی عورتوں کی سیدہ ہو! ایک دوسری روایت میں ہے کہ تم سارے جہان کی عورتوں کی سیدہ ہو اس طرح روایت کیا ابو عمر بن حصین نے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے اسے فرمایا کہ تم اہل بہشت کی عورتوں کی سیدہ ہو۔ اس طرح روایت کیا بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ امام احمد کی روایت میں جس کو انہوں نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔ یہ لفظ واقع ہے کہ فاطمہؓ اہل بہشت کی عورتوں سے افضل ہے اور یہ لفظ افضیلت کے افادے میں سیدہ سے زیادہ تر (مفید) ہے کیونکہ اس میں افعل تفضیل کا صیغہ ہے اسی طرح کہا زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ میں۔

حدیث (۲۵) بزار، طبرانی، ابو نعیم اور حاکم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق فاطمہؓ نے اپنے کو گناہ کی آلائش سے پاک رکھا پس حرام کیا حق تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت کو دوزخ پر۔

حدیث (۲۶) نسائیؒ نے اپنی سنن میں روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میری یہ بیٹی حیض کی آلائش سے مامون ہے اور اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس نے فطم (قطع) کیا ہے۔ یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس کو اور اس کے دوست رکھنے والوں کو دوزخ کی آلائش سے جدا کیا ہے دوسری روایت میں آیا ہے کہ اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے۔

حدیث (۲۷) بخاری، ابویعلی، ابن حبان، طبرانی اور حاکم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ

تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ اہل بہشت کی عورتوں کی سیدہ ہے۔

حدیث (۲۸) بخاری، مسلم اور دوسرے محدثین نے حضرت مسور بن مخرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بنو ہشام چاہتے تھے کہ علیؓ جویرہ سے نکاح کرے اور یہ ابو جہل بن ہشام کی بیٹی تھی۔ جویریہ اسلام لائی تھی اور صحابیہ تھی۔ یہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تحقیق ہشام کی اولاد اس کی اجازت مانگتے ہیں کہ فاطمہؓ پر اپنی بیٹی کا نکاح علیؓ کے ساتھ کریں، میں اس کی اجازت نہ دوں گا کیونکہ فاطمہؓ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جو چیز اس کو پریشان کرے گی وہ مجھ کو پریشان کرے گی اور وہ میری تکلیف کا باعث ہوگی جو اس کے لئے تکلیف کا باعث ہوگی۔

حدیث (۲۹) احمد، ترمذی اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہی ہے وہ چیز میرے لئے ایذا کا باعث ہوگی جو اس کے لئے باعث ایذا ہوگی اور وہ چیز مجھے غصہ دلائے گی جو اس کو غصہ دلائے گی۔

حدیث (۳۰) طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا کہ اے علیؓ! فاطمہؓ مجھے تجھ سے زیادہ دوست ہے اور تم مجھے فاطمہؓ سے زیادہ عزیز ہو۔

حدیث (۳۱) ابوبکر غیلانی نے کتاب الغیلانیات میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آواز دینے والا عرش کے نیچے جو مجمع عرصات کا ہے لوگوں کو یہ آواز دے گا کہ تم اپنے سروں کو نیچے کرو اور اپنی آنکھوں کو بند کرو تاکہ فاطمہؓ صراط پر ستر ہزار فراخ چشم حوران بہشت کے ساتھ بجلی طرح گذر جائے اور بہشت میں پہنچے۔

حدیث (۳۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہ

خبر دی کہ مومنوں کی عورتوں میں سے کوئی عورت اولاد کے شرف میں تجھ سے زیادہ نہیں ہے پس آپکو چاہیے کہ مومنوں کی عورتوں سے صبر میں کمتر نہ ہونا۔

حدیث (۳۳) ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ کہا انہوں نے کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے، اٹھنے، بیٹھنے اور کلام وتکلم کی وصف میں کسی کو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ مشابہ نہیں دیکھا۔ اس کی رفتار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار تھی اور فاطمہ رضی جب پیغمبر علیہ السلام کے پاس آتی تھیں تو آپؐ اُن کے لئے کھڑے ہوتے تھے اور ان کو سر پر بوسہ دیتے تھے اور اُن کے نیچے اپنی چادر بچھاتے تھے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے اور جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی کے ہاں جاتے تھے تو وہ بھی یہی کیفیت بجالاتی تھیں۔

حدیث (۳۴) ترمذی اور حاکم نے اسامہ رضی بن زید سے روایت کی اور ترمذی نے اس کی تحسین کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے مجھے فاطمہ رضی سے زیادہ محبت ہے۔

حدیث (۳۵) بزار نے اپنی مسند میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ رضی میری باقی بیٹیوں سے افضل ہے کیونکہ اس کو میری وجہ سے صدمہ پہنچا ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپؐ کی پاک بیٹیوں اور اولاد میں سے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔ تب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس مصیبت عظمیٰ اور واقعہ کبریٰ میں صبر کرنے کا شرف اپنی بہنوں سے زیادہ پایا۔

حدیث (۳۶) احمد اور ابو عمر بن عبد البر نے ثوبان رضی وغیرہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ کے سفر کے لئے باہر جاتے تو آپؐ کا آخری کام فاطمہ رضی سے رخصت کرنا ہوتا تھا اور سفر سے واپس آتے تو اول مسجد میں دو رکعت نماز یعنی مسجد میں آنے کی سنت ادا کرتے پھر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آتے اس کے بعد ازواج مطہرات کے ہاں جاتے رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

حدیث (۳۷) طبرانی اور ابن ابی عاصم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ سے فرمایا کہ اے فاطمہؓ! تحقیق حق سبحانہ وتعالیٰ آپؐ کے غصہ کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے اور آپؐ کی رضا کی خاطر راضی ہوتا ہے۔

حدیث (۳۸) ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر فرمائی کہ پہلا وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا میں ہوں گا اور تم اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے محبان کب داخل ہوں گے ؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ آپ کے پیچھے داخل ہوں گے۔

اس حدیث میں دو طرح کا کلام ہے ایک یہ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں حدیث وارد ہوئی ہے کہ میری امت میں سے پہلا شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت ابوبکر ہوگا۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بھی حدیث وارد ہوئی ہے کہ جنت میں پہلا داخل ہونے والا حضرت عمرؓ ہوگا۔ ان تینوں احادیث کے جمع کی یہ صورت ہے کہ ابوبکرؓ کے بہشت میں اول داخل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ تمامی امت کی بہ نسبت اولیت ہوگی اور حضرت عمرؓ کی اولیت حضرت ابوبکرؓ کے داخل ہونے کے بعد کی ہے (رضی اللہ عنہم اجمعین)

دوسری وجہ یہ ہے کہ محبان اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ اہل بیت کو دوست رکھتے ہیں اور تمامی صحابہ کرام کو بھی دوست رکھتے ہیں جیسے اہل سنت والجماعت، نہ کہ وہ لوگ جو کہ اہل بیت کو تو دوست رکھتے ہیں اور صحابہ سے دشمنی رکھتے ہیں جیسے رافضیہ اور شیعہ کے قبح کے دلائل بے شمار ہیں۔ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ لفظ ان کی قباحت کے لئے کافی ہے اور ان کی قباحت کے لئے وہ متعدد اور بے شمار احادیث بھی کافی ہیں جو حضرت پیغمبر مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں۔ ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جس کو دارقطنی نے اپنی سنن میں حضرت علی رضی اللہ تعا عنہ سے روایت کی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! میرے بعد جلد ایک جماعت پیدا ہوگی جس کا نام رافضیہ رکھا جائے گا

اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کرنا کیونکہ تحقیق وہ مشرک ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ان کی علامت یہ ہے کہ تمھاری تعریف میں ایسی چیز سے افراط کریں گے کہ وہ تمھارے اندر نہ ہوگی۔ اور سلف کے حق میں طعن اور سب وشتم کرینگے ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دیں گے۔

یہ حدیث سنن دارقطنی کے سوا بہت سی حدیث کی کتابوں میں متعدد اسانید کے ساتھ موجود ہے۔

ان احادیث کا بیان

جو کہ حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق ہیں

حدیث (۳۹) بخاری اور مسلم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپؐ کے دوش مبارک پر سوار تھے اور آپؐ یہ فرماتے تھے کہ خداوندا تحقیق میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔

حدیث (۴۰) بخاری نے ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اس حالت میں کھڑے ہوگئے کہ حسن رضی اللہ عنہ آپ کی جانب میں تھے اور ایک بار آپؐ ہم لوگوں کو دیکھتے اور دوسری بار حسنؓ کو دیکھتے اور یہ فرماتے تھے کہ تحقیق میرا بیٹا سیّد ہے اور امید ہے کہ اس سے حق تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بڑا معجزہ ہے کہ آپؐ نے غیب کی خبر دی اور چالیس سال کے بعد یہ واقعہ اس طرح رونما ہوا کہ جب خلافت کے متعلق حضرت حسن اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین جنگ چھڑی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جنگ میں مسلمانوں کا قتل عام ہوگا تو آپ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح

کرلی اور خلافت کو ان کے حوالہ کر دیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق اور آپؐ کے معجزے کی ظہور کے لئے دلیل ہے۔ یہ صلح بتاریخ ۲۵ ماہ ربیع الاوّل ہجرت کے اکتالیسویں سال میں ہوئی۔ اسی طرح سیرت شامیہ وغیرہا میں آیا ہے۔

حدیث (۴۱) بخاری نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں فرمایا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے لئے ریحان یعنی خوشبو ہیں۔

حدیث (۴۲) ترمذی اور حاکم نے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق حسن اور حسین دونوں بہشت کے جوانوں کے سردار ہوں گے اس حدیث کو ابی سعید کے علاوہ بہت سے صحابہؓ نے روایت کی ہے۔ اس لئے علماء حدیث نے اس حدیث کے متواتر ہونے کا حکم کیا ہے۔ حسنینؓ کا یقین کے ساتھ جنتی ہونے کا حکم کیا ہے۔

حدیث (۴۳) ابن عساکر نے حضرت علی اور عبداللہ بن عمرو سے اور طبرانی نے قرۃ اور مالک بن حویرث سے اور حاکم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے دونوں بیٹے حسنؓ اور حسینؓ اہل بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ تب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علیؓ حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل ہیں اور افضلیت میں قیاس کو دخل نہیں ہے۔ یہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نص سے ثابت ہوتی ہے۔

حدیث (۴۴) احمد، ترمذی اور دوسرے محدثین نے حذیفہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس آج رات ایسا فرشتہ نازل ہوا جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا ہے۔ اور اس نے آج اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ میری زیارت کے لئے آئے اور مجھ پر سلام کہے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اُس کو اجازت دے دی تب اس نے آکر میری زیارت کی مجھ پر سلام کہا اور مجھے بشارت دی کہ تحقیق حسنؓ اور حسینؓ دونوں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا، اہل بہشت کی سیدہ ہیں۔

حدیث (۴۵) ترمذی نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں بھائی آئے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے میں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! تحقیق میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو دوست رکھ اور ان کو بھی دوست رکھے جو ان دونوں کو دوست رکھتے ہیں۔

حدیث (۴۶) ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اہل بیت میں سے آپؐ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور آپؐ فاطمہ رضہ سے یہ فرماتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ جب ان کو بلایا گیا اور وہ آپؐ کے پاس آئے تو آپؐ ان کو سونگھتے تھے اور ان کو اپنے بدن مبارک سے لگاتے اور معانقہ کرتے تھے۔

حدیث (۴۷) حاکم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گردن پر سوار کئے ہوئے آرہے تھے کہ راستے میں آپؐ کو ایک شخص ملا جس نے کہا کہ اے بیٹے کیا اچھی سواری ہے جس پر سوار ہو کر تم جا رہے ہو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار بھی نہایت ہی اچھا ہے۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ جس شخص کی راستے میں آنحضرتؐ سے ملاقات ہوئی تھی وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس روایت میں یہ الفاظ زائد آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے دونوں کندھوں پر اٹھا رکھا تھا۔ ایک کو داھنے کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا کہ اے بیٹو تمھاری سواری بہت اچھی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا دونوں سوار بھی بہت اچھے ہیں۔

حدیث (۴۸) ابن سعد نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور کہا کہ پیغمبر کے

اہل بیت میں سے آپؐ کو امام حسن اور حسین سب سے زیادہ پیارے تھے۔ میں ان کو دیکھتا تھا کہ وہ ایسی حالت میں آتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہوتے تھے اور وہ آکر آپؐ کی گردن یا پیٹھ پر سوار ہو جاتے تھے اور پیغمبر علیہ السلام ان کو نہیں اتارتے تھے جب تک کہ وہ خود نہیں اترتے تھے۔ اس طرح کی حدیث کو ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوتے اور اپنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھتے تاکہ آپؐ سر مبارک کو سجدہ سے نہ اٹھائیں یہ حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت اور منقبت کا کمال ہے۔

حدیث (۴۹) ابو القاسم بغوی نے محمد بن عبد الرحمن ابی لیلیٰ سے اس نے بعض اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور وہ کبھی تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت پر بیٹھتے تھے اور کبھی پیٹ پر۔ پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ ہم نے ان کو اٹھانا چاہا اور یہ کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو پھر آپؐ نے پانی طلب فرمایا اور کپڑوں پر ڈالا اور ہم نے کپڑوں کو دھویا۔

حدیث (۵۰) بخاری نے اپنی صحیح میں انسؓ بن مالک سے اور ابن سعد نے عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے ان دونوں حدیث کے جمع کرنے اور اختلاف دور کرنے کی وہ صورت ہے جو ایک تیسری روایت میں آیا ہے، جس کو ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدن کے نصف اعلیٰ میں زیادہ مشابہت رکھتے تھے یعنی اس میں جو اعضا داخل ہیں۔ جیسے سر، چہرہ، ناک، سینہ، بطن اور بازو وغیرہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے بدن کے نچلے حصہ میں زیادہ مشابہت رکھتے تھے یعنی ان کے اعضا میں جیسے پنڈلی، قدم اور اس قسم کے دوسرے اعضاء یہ جمع کرنا احسن اور اکمل ہے۔

حدیث (۵۱) ابن سعد نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے اپنی زبان مبارک کو نکالتے تھے اور جب امام حسنؓ زبان کی سرخی کو دیکھتے تو اس کی طرف مائل ہوتے تھے۔

حدیث (۵۲) حاکم نے زہیر بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا انہوں نے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما منبر پر کھڑے ہو گئے اور خطبہ فرما رہے تھے۔ صحابہ کرام میں سے ایک شخص حضرت امام کے خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تحقیق میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ امام حسنؓ کو اپنے آغوش میں لے کر فرما رہے تھے کہ جو کوئی مجھے دوست رکھتا ہے تو وہ اس کو دوست رکھے اور یہاں اس مجلس میں جو حاضر ہیں وہ اس بات کو غائب یعنی مجلس سے غیر حاضر لوگوں تک پہنچائے پھر اس مذکورہ صحابی نے کہا کہ اگر میں امام حسنؓ کے متعلق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کرامت اور تعظیم کو نہ دیکھتا تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرتا۔

حدیث (۵۳) بخاری اور مسلم نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں فرمایا کہ خداوندا! تحقیق میں اس کو دوست رکھتا ہوں پس تو اس کو دوست رکھ! اور اس کو بھی دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے جب اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا تو اس کے بعد میرے لئے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی زیادہ دوست نہ تھا۔

حدیث (۵۴) بخاری اور مسلم نے حضرت ابی ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کہا ابو ہریرہؓ نے کہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر آیا۔ اور آپؐ یہود قینقاع کے بازار میں آئے۔ یہ یہودی مدینہ منورہ میں سکونت رکھتے تھے۔ اس کے بعد آپؐ حضرت فاطمہؓ کے گھر کی طرف لوٹے اور پوچھا کہ آیا یہاں لڑکا ہے یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پس معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہؓ امام حسنؓ کو غسل دے رہی تھیں جب ان کے غسل سے فارغ ہوئیں تو ان کو قرنفل کا گلو بند پہنایا اور تھوڑی دیر نہ ہوئی کہ امام حسن دوڑے ہوئے آئے اور آ کر آپؐ سے بغلگیر ہو گئے۔ تب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خداوندا! تحقیق میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور تو بھی اس کو دوست رکھ! اور اس کو بھی دوست رکھ جو اس کو دوست رکھتا ہے۔

حدیث (۵۵) حافظ سلفی نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں جب بھی امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتا ہوں تو میری دونوں آنکھیں اس لئے آنسو بہاتی ہیں کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور مجھے فرمایا کہ میرے بیٹے یعنی امام حسن کو میرے پاس لاؤ میں نے ان کو بلایا وہ دوڑتے ہوئے آ رہے تھے اور آ کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں گر پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لب کو اپنے لب سے لگاتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدایا! میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ اور اُس کو بھی دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے اس طرح تین بار یہ جملہ دھرایا۔

حدیث (۵۶) احمد نے اہل بیت کے مناقب میں اور ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھے دوست رکھتا ہے وہ ان دونوں کو یعنی امام حسنؓ اور امام حسین کو بھی دوست رکھے گا۔ اور ان دونوں کے باپ اور والدہ کو بھی دوست رکھے گا اور قیامت کے دن وہ میرے ساتھ ہو گا۔

حدیث (۵۷) طبرانی نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ فرمایا حضرت فاطمہؓ نے کہ میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپؐ کے آخری مرض میں لے گئی اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام حسنؓ اور امام حسینؓ میرے دو بیٹے ہیں۔ ان دونوں کو اپنے خصائل میں سے کسی چیز کا وارث بنائیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری ہیبت اور سیادت امام حسنؓ کے لئے ہے اور شجاعت اور سخاوت امام حسین کے لئے ہے۔

حدیث (۵۸) ترمذی اور طبرانی نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں فرمایا کہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں خداوندا میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو دوست رکھ ! اور ان لوگوں کو بھی دوست رکھ جو ان دونوں کو دوست رکھتے ہیں

حدیث (۵۹) ابو داؤد نے مقدام بن معدیکرب سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں مجھ سے ہیں یعنی حسن حسین پسران علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

حدیث (۶۰) عساکر نے مقدام بن معدیکرب سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن مجھ سے ہے اور حسین علیؓ سے ہے ۔

حدیث (۶۱) ترمذی اور ابن ماجہ نے یعلی بن مرۃ سے روایت کی کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں ۔ خدا تعالیٰ اس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے اور یہ بھی فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دو سبط ہیں ۔ اسباط میں سے یعنی ان میں سے ہر ایک بمنزلہ عظیم جماعت کے ہے ۔ جماعات میں سے تمام خوبیوں اور کمالات میں سے ۔

حدیث (۶۲) ترمذی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے میری طرف زیادہ محبوب (اور پیارے) حسن اور حسین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

حدیث (۶۳) احمد، ابن ماجہ اور حاکم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حسن اور حسین کو دوست رکھا ۔ پس تحقیق اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے ان دونوں کو دشمن رکھا پس تحقیق اس نے مجھ کو دشمن رکھا ۔

حدیث (۶۴) ابو یعلی نے جابرؓ سے روایت کی کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ جو کوئی یہ پسند کرے کہ وہ اہل بہشت کے جوانوں (کے سردار) طرف نظر کرے تو وہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نظر کرے ۔

ابن حبان اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی اور بعینہ ان الفاظ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں کہا حضرت فاطمہؓ ، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل اور مناقب میں دوسری احادیث بھی بے شمار ہیں لیکن اختصار کے لئے میں نے اس پر کفایت کی ۔

(مسلسل)